امام کعبہ، فضیلۃ الشیخ عبداللہ ابن السبیل حفظہ اللہ (قسط دوم)

ترجمہ: مولانا عبداللطیف (چنیوٹ)

جعلی نبوت کی اصلی کہانی

پس ان قادیانیوں نے اپنے مزعوم نبی سے اس جیسے کسی معجزے کا مطالبہ کیوں نہ کیا جو اس مرزا قادیانی کی صداقت پر دلیل قرار پاتا؟ بلکہ اس نے اپنے مکر وفریب سے اس خوف کی بنا پر کہ کہیں اس سے کسی معجزے کا مطالبہ نہ کیا جا سکے۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا ہی انکار کر دیا۔ اس کے پیروکار کتنے بیوقوف اور جاہل ثابت ہوئے جو کہ بغیر کسی برہان اور دلیل کے پیچھے ہو لئے بلکہ اس کی بات کے باطل اور جھوٹ ہونے پر روز روشن کی طرح دلائل وشواہد قائم ہو گئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے ''وما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یؤ منون'' اور نشانیاں اور ڈرانے والے ایمان نہ لانے والوں کے کچھ کام نہیں آتے۔ ''ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم''

کذاب قادیان کے اقوال: اب ہم قادیانیوں کے قائد کے بہت سے اقوال پیش کرتے ہیں جس سے اس کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے اور ایک مسلمان کے لیے اس گمراہ فرقہ اور اس کے کفریہ مبادی واصول کی حقیقت پر بلند اور روشن دلیل ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا کذاب کے اقوال درج ذیل ہیں

۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میرے دعوٰی کی صداقت پر بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جن کی تعداد تین لاکھ ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ روحانی خزائن ص ۵۰۳ جلد ۲۲)

۲) خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گا گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے...... سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء ص ۱۰۔۱۱، روحانی خزائن ص ۲۳۰۔۲۳۱ جلد ۱۸)

خدا کی قدرت ستر برس تو بڑی بات ہے خود اس کذاب کی زندگی میں ہی طاعون نے قادیان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا بلکہ خود اس کا اپنا گھر بھی اس خوفناک تباہی سے نہ بچ سکا جبکہ ملک کے دوسرے حصے اس وبا سے محفوظ رہے (مکتوبات احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۵)

۳) بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینوں کے بعد جو (مدت حمل) دس مہینوں سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔

(کشتی نوح ص ۴۷، روحانی خزائن ص ۵۰ جلد ۱۹)

۴) بے شک اللہ تعالیٰ نے میرا نام ہی وہ مریم رکھا جو عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ حاملہ ہوئی ہیں اور سورۂ تحریم میں اس فرمان باری کا میں ہی مصداق ہوں ''ومریم ابنة عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیه من روحنا '' ترجمہ ''اور عمران کی بیٹی مریم کا حال بیان کرتا ہے جنہوں نے اپنی ناموس کو محفوظ رکھا پس ہم نے ان کے چاکِ گریبان میں اپنی روح پھونک دی'' اس لیے کہ مریم ہونے کا دعویٰ اور اس بات کا کہ عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی میں نے ہی کیا میرے علاوہ کسی اور نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۳۳۷) اور اسی بناء پر قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ: مرزا غلام احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے بلکہ عین اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۵) ''اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر مخاطب کیا: سُن اے میرے بیٹے۔'' (البشریٰ ۱/۴۹)

۶) ''مجھ سے میرے رب نے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔'' (تذکرہ ص ۶۵۰)

۷) ''بے شک اللہ تعالیٰ مجھ میں اتر آیا ہے اور میں اس کے اور ساری مخلوقات کے درمیان واسطہ ہوں۔''

(کتاب البریہ ص ۷۵، روحانی خزائن ص ۱۰۲ جلد ۱۳)

۸) ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں تو میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، روحانی خزائن ص ۵۶۴ جلد ۵)

۹) قرآن کریم نے جو القاب و امتیازات رسول اکرم ﷺ کے لیے بیان فرمائے ہیں ان کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ مجھے بذریعہ وحی ان القاب سے نوازا گیا ہے مثلاً مندرجہ ذیل آیات قرآنی: (۱) وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (۲) وماینطق عن الھویٰ ان ھو الّا وحی یوحی (۳) وداعیاً الی اللہ باذنه وسراجاً منیراً (۴) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (۵) ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۔ اسی طرح بہت سی آیات جو رسول اکرم ﷺ پر نازل ہوئی ہیں وہ انہیں اپنی ذات پر نازل قرار دیتا ہے اور اس کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہی مراد ہے۔

۱۰) سورۂ کوثر کو مرزا نے اپنے حق میں قرار دیا ہے جب کہ ہر شخص جانتا ہے یہ سورت خاص کر رسول اکرم ﷺ کا امتیاز بتانے کے لیے نازل ہوئی ہے۔

۱۱) مرزا نے رسول اکرم ﷺ کے خصوصی اعزاز یعنی معراج کو بھی اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ جو آیات اس واقعۂ اسراء میں نازل ہوئی ہیں اُن میں وہی مراد ہے۔

مذکورہ بالا عبارات میں آپ اس کو دیکھ رہے ہیں کہ کبھی نبوت کا دعوٰی کرتا ہے اور کبھی الوہیت کا۔ اس سے وہ خود ہی اپنی حماقت، جہالت اور بے عقلی کا ثبوت فراہم کر رہا ہے۔

وہ دعوٰی کرتا ہے کہ وہ خدا ہے پھر کیسے دعوٰی کرتا ہے کہ وہ خدا کی جانب سے رسول ہے اور کبھی وہ عیسیٰ بن مریم ہے اور کبھی وہ عیسیٰ علیہ السّلام سے افضل ہونے کا دعویدار ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ''قرآن کریم کی آیت کریمہ ''ومبشرا برسول یّاتی

من بعدی اسمه احمد " (حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو رسول اکرم ﷺ کی تشریف آوری کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں ایک رسول کی خوش خبری دینے کے لیے آیا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا۔) اس کا دعوٰی ہے کہ احمد سے مراد میں ہوں اور عیسیٰ علیہ السّلام نے اس کے آنے کی بشارت سنائی ہے اور اس جیسی جو دوسری باتیں ہیں وہی اس کے خللِ دماغ اور نفسیاتی اضطراب پر مہر ثبت کر رہی ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا باعث ہیں چہ جائیکہ صریح کتاب وسنت اور اجماع امت کی مخالفت۔ الامان والحفیظ۔

کتاب (موقف الامة الاسلامیه من القادیانیه) لجماعة من علماء باکستان ص ۵۷ پر قادیانیوں کے متعلق علماء کرام رقمطراز ہیں: وقد بلغ ......الخ یہ ناپاک، جگرسوز، اشتعال انگیز اور شرم ناک جسارت اس حد تک بڑھی کہ ایک قادیانی مبلغ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے ''اسمہ احمد'' کے عنوان سے ۱۹۳۴ء کے قادیان کے سالانہ جلسہ میں ایک مفصل تقریر کی جو الگ شائع ہو چکی ہے اس میں اس نے صرف یہی دعوٰی نہیں کیا کہ ''مذکورہ آیت میں احمد سے مراد رسول اکرم ﷺ کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی ہے بلکہ یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ سورہ صف میں صحابہ کرامؓ کو فتح ونصرت کی جتنی بشارتیں دی گئی ہیں وہ صحابہ کرامؓ کے لیے نہیں قادیانی جماعت کے لیے تھیں چنانچہ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہتا ہے (پس یہ اُخری آیت قرآنی ''واُخری تحبونها نصر من الله و فتح قریب'' کتنی بے بہا نعمت ہے جس کی صحابہ تمنا کرتے رہے مگر وہ اس حاصل نہ کر سکے اور آپ کو مل رہی ہے) (اسمہ احمد ص ۴۷ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء) غور کیجیے کہ سرکار دو عالم رحمتِ مجسم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی یہ توہین اور قرآن کریم کی آیات کے ساتھ یہ گھناؤنا مذاق مسلمانوں کے ناموں کی آڑ لیتے ہوئے کیا ہے۔ انتہی اسی طرح انہیں یہودیوں کے ساتھ بڑی مشابہت ہے کیونکہ یہ ان کی مانند آیات میں تحریف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو جھوٹا یقین کرنے کے باوجود دوسروں کے فضائل اپنی طرف منسوب کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ پر افتراء پردازیاں: اور اللہ رب العزت پر جھوٹ اور افتراء پردازیوں میں سے اس کی یہ بات ہے ''تو (مرزا) مجھ (خدا) سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید پس اب وقت آ گیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تو لوگوں کے درمیان معروف اور مشہور ہو جائے'' ''تو مجھ سے میرے عرش جیسا ہے'' ''تو (اے مرزا) مجھ سے میری اولاد جیسا ہے'' ''تو مجھ سے ایسے مرتبہ میں ہے کہ مخلوق کو اس کا علم نہیں'' اللہ تعالیٰ ایسی باتوں سے پاک اور بہت بلند و بالا ہے! دیکھیے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا اور قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ کہتا ہے کہ وہ اس (مرزا) سے فرماتا ہے کہ تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔ یہ قرآن کریم کی صراحۃً تکذیب ہے کہ رحمٰن کی طرف اولاد منسوب کرتا ہے جب کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے ''وقالوا اتخذ الرحمٰن ولداً. لقد جئتم شیئاً اِدّا. تکاد السّمٰوٰت یتفطّرن منه وتنشق الارض و تخرّ الجبال هدّا. ان دعوا للرحمٰن ولدا. ومایـنبغی للرحمٰن ان یتّخذ ولدا. ان کلّ من فی السّمٰوٰت والارض الّا اٰتی الرحمٰن عبداً'' اور (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اختیار کر رکھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم نے ایسی

سخت حرکت کی ہے کہ اس کے سبب کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین کے ٹکڑے اڑ جائیں اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں اس بات سے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے جتنے بھی کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کے روبرو غلام ہو کر حاضر ہوتے ہیں' نیز ارشاد خداوندی ہے۔''قل هو الله احد . الله الصمد . لم يلد ولم يو لد . ولم يكن له كفواً احد''

ترجمہ: آپ فرما دیجیے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا یعنی نہ اس کی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا سراسر کفر ہے کیونکہ یہ قرآن کریم کی تکذیب اور جناب باری تعالیٰ کی تنقیص ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی باتوں سے پاک اور بہت بلند و بالا ہے

حرمین شریفین اور قادیان: مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ پر اپنی بستی قادیان کی تفضیل و تعظیم اور مکہ مکرمہ کی بجائے قادیان کے حج مطالبہ کے سلسلہ میں اقوال:

۱)''قرآن کریم نے تین شہروں کے نام اعزاز و اکرام کے ساتھ ذکر کیے ہیں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور قادیان۔''

(حاشیہ ازالہ اوہام ص ۳۴، روحانی خزائن ص ۱۴۰ جلد ۳)

۲)''یہاں (قادیان میں) آنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا ہے کہ نہیں۔'' (حقیقۃ الرؤیا ص ۴۶ از مرزا محمود)

۳) ہمارا سالانہ جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے قادیان کا انتخاب فرمایا ہے اور جیسا کہ حج میں رفث، فسوق اور جدال منع ہے' ایسے ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔'' (برکات الخلافہ، صفحہ ۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے۔

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے

(درثمین ص ۵۲)

انگریزی حکومت کی تائید و حمایت: انگریز کی مدح سرائی اور ان کی طرف سے دفاع کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال۔

۱)''کتاب تریاق القلوب ص ۱۵ روحانی خزائن ص ۱۵۵ جلد ۱۵ پر مرزا قادیانی گوہر فشانی کرتا ہے''میری عمر کا اکثر حصہ انگریزی

سلطنت کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے مخالفتِ جہاد اور انگریز حکمرانوں کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں'

۲)''میں نے اپنی ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت، خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔''

۳)''ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس گورنمنٹ کی فرمانبرداری پورے اخلاص کے ساتھ انجام دے۔''

۴)''یہ تو سوچو اگر تم اس گورنمنٹ کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟''

۵)''سنو! برطانوی حکومت تمہارے لیے رحمت اور برکت ہے۔''

۶)''اور یہ مسلمان جو تمہارے مخالف ہیں انگریز تمہارے لیے ان سے ہزار درجہ بہتر ہے۔''

۷)واقعہ یہ ہے کہ برطانوی حکومت ہمارے لیے جنت ہے الی آخر تصریحاتہٖ

(تریاق القلوب ص۱۵، روحانی خزائن ص۱۵۵، ۱۵۶ جلد ۱۵، نیز دیکھیں تحفہ قیصریہ وغیرہ)

نوٹ: مرزا قادیانی انگریزی حکومت کی ایسے کھلے لفظوں میں تعریف وتوصیف کرتا ہے' جس کے لیے ایک صاحبِ ضمیر انسان تیار نہیں ہوسکتا۔

ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ اس کی چند عبارتیں اور اقتباسات پیش کیے ہیں جس سے اس بات پر دلالت مقصود ہے کہ وہ برطانیہ کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف نبی مرسل ہے۔ ذیل میں اس کی ایک عبارت بھی اسی بات کی وضاحت کرتی ہے۔''ہر ایک اسلامی حکومت تمہیں قتل کرنے کے لیے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو لہٰذا تم اس نعمت الہیہ گورنمنٹ برطانیہ کے وجود کی نعمت کی قدر پہچانو۔''

ہمارے سابقہ بیان سے آپ نے جان لیا ہوگا کہ مرزا قادیانی خود اقرار کرتا ہے کہ اسلامی حکومتیں اس کے اور اس کی دعوت کے بالمقابل ہیں کیونکہ اسے پورا یقین ہے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہوگیا ہے اور اس دعوت کے اہتمام کی وجہ سے جو اسلام کی ضد ہے وہ دین اسلام سے پھر گیا ہے

یہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر پیش خدمت ہے اگر تفصیلی بیان کا ارادہ کر لی تو کلام طویل ہو جائے گا''ترسم کہ دل آزردہ شوی وگرنہ سخن بسیار است'' لیکن یاد رہے کہ یہ کفریات، مغالطے اور فریب ان سادہ لوح نادانوں پر ہی چلتے ہیں جو دین اسلام اور حضور خاتم النبیین ﷺ سے کچھ واقفیت نہیں رکھتے۔

قادیانیوں کے متعلق فیصلہ: اللہ رب العزت کا ارشاد ہے''ما کان محمدٌ ابا احدٍ مّن رّجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ''ترجمہ حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول

ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔

یہ آیت کریمہ صراحۃً دلالت کرتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اور خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کی احادیث بھی اس سلسلہ میں متواتر ہیں کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ شیخ ابنِ عطیہؒ اپنی تفسیر میں ''کلمۃ خاتَم (بفتح التاء) پر رقمطراز ہیں'' کہ یہ لفظ تاء کے زبر کے ساتھ ہے اور معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ پر انبیاء علیہم السّلام ختم کردیئے گئے یعنی آپ ﷺ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائیگی بس جن کو ملنی تھی مل چکی اور جمہور کی قراءت (خاتِم) تاء کی زیر کے ساتھ ہے اور معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السّلام کو ختم کردیا یعنی سب نبیوں کے آخر میں ہیں۔ پھر شیخؒ نے فرمایا: کہ یہ الفاظ علماءِ سلف وخلف کی ایک جماعت کے نزدیک بالعموم اس بات کے صراحۃً متقاضی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔

رئیس المفسرین حافظ ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: کہ یہ آیت اس بات میں نص ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا کیونکہ رسالت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے خاص ہے لہٰذا ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں اور ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ سے ان کی روایت کرنے والی صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت ہے۔ اس کے بعد حافظ ابن کثیرؒ نے ختم نبوت و رسالت پر بہت سی احادیث ذکر فرمائی ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں

(۱) بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السّلام کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا مگر اس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہوجاتی) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں وہی اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں''۔ یہ بخاریؒ کے لفظ ہیں۔

(۲) امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ مجھے تمام انبیاء علیہم السّلام پر چھے باتوں میں فضیلت دی گئی ہے:

۱) یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے۔

۲) کہ رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی مخالفین پر میرا رعب پڑ کر ان کو مغلوب کردیتا ہے۔)

۳) میرے لیے غنیمت کا مال حلال کردیا گیا (بخلاف پہلے انبیاء کے کہ مالِ غنیمت ان کے لیے حلال نہ تھا بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تھی جو تمام مالِ غنیمت کو جلا کر خاکستر کردیتی تھی اور یہی جہاد کی مقبولیت کی علامت سمجھی جاتی تھی)

۴) میرے لیے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی (بخلاف پہلی امتوں کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں میں ہی ہوسکتی تھی)

اور زمین کی مٹی میرے لیے پاک کرنیوالی بنادی گئی (یعنی ضرورت کے وقت تیمم جائز کر دیا گیا جو کہ پہلی امتوں کے لیے جائز نہ تھا)۔

۵) میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (بخلاف پہلے انبیاء علیہم السلام کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص علاقہ میں ایک محدود زمانے تک کے لیے مبعوث ہوتے تھے)''۔

۶) یہ کہ مجھ پر تمام انبیاء ختم کر دیئے گئے۔

(۳) امام بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بہت سے نام ہیں، میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں، اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی حشر برپا ہوگا اور قیامت آ جائے گی (یعنی کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں'' یہ مسلم کے لفظ ہیں اور عاقب اسے کہا جاتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ یہ ثابت، صحیح اور صریح احادیث اور ان کے علاوہ وہ احادیث جو حدِ تواتر تک پہنچ چکی ہیں قطعی طور پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ حافظ ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ اس سلسلہ کی احادیث بہت ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس وسیع رحمت پر شکر کرنا چاہیئے کہ اس نے اپنے رحم و کرم سے ایسے بڑے رسول کو ہماری طرف بھیجا اور ختم المرسلین اور خاتم النبیین بنایا اور یکسوئی والا، آسان، سچا اور سہل دین آپ کے ہاتھوں کمال کو پہنچایا۔ رب العالمین نے اپنی کتاب میں اور رحمتہ للعالمین نے اپنی متواتر احادیث میں یہ خبر دے دی کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہونیوالا نہیں۔ تاکہ لوگوں کو یقین ہوجائے کہ ہر وہ شخص جو آپ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا، افتراء پرداز، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے گو وہ ہزار شعبدے دکھائے اور قسم قسم کی جادوگری کرے اور بڑے کمالات اور عقل کو حیران کر دینے والی چیزیں پیش کرے اور طرح طرح کی نیرنگیاں دکھائے کیونکہ عقلمند جانتے ہیں کہ یہ سب فریب، دھوکہ اور مکاری ہے۔ یمن کے مدعیٔ نبوت اسود عنسی کو اور یمامہ کے مدعیٔ نبوت مسیلمہ کذاب کو دیکھ لو کہ دنیا نے انہیں جیسے یہ تھے سمجھ لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر ایسے احوالِ فاسدہ ظاہر کیے جن سے ان کی اصلیت سب پر ظاہر ہوگئی اور ہر عقل و فہم اور تمیز والا یہ سمجھ گیا کہ یہ دونوں جھوٹے اور گمراہ کرنے والے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے) یہی حال ہوگا ہر اس شخص کا جو قیامت تک اس دعوے سے مخلوق کے سامنے آئے گا کہ اس کا جھوٹ اور اس کی گمراہی سب پر کھل جائے گی یہاں تک کہ سب سے آخری دجال، مسیح دجال آئے گا وہ سب مدعیٔ نبوت، مسیح دجال پر ختم کر دیئے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایسے امور پیدا فرمادے گا کہ علماء اور مومن اس کے جھوٹا ہونے کی شہادت دیں گے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر انتہائی لطف و کرم ہوگا کہ ایسے جھوٹے دعویداروں کو یہ نصیب ہی نہیں ہوتا کہ وہ نیکی کے حکم دیں اور برائی سے روکیں ہاں اتفاقی طور پر یا جن احکام میں ان کا اپنا مقصد ہوتا ہے ان پر بہت زور دیتے ہیں۔ اور ان کے اقوال و افعال انتہائی افتراء اور فجور والے ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''ھل اُنبئکم علی من تنزل الشیاطین . تنزل علٰی کل افاکٍ اثیم''......الایہ.

ترجمہ: ''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن کے پاس آتے ہیں؟ ہر ایک بہتان باز گنہگار کے پاس آتے ہیں'' الخ۔ سچے نبیوں کا حال اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے وہ نہایت نیکی والے، بہت سچے، ہدایت والے، استقامت والے قول و فعل کے اچھے، نیکیوں

کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے ہوتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزوں اور خارقِ عادت چیزوں سے ان کی تائید ہوتی ہے اور اس قدر واضح اور روشن دلائل و براھین ان کی نبوت پر ہوتے ہیں کہ قلب سلیم ان کے ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے سب سچے نبیوں پر مسلسل، قیامت تک رحمتیں اور سلامتیاں نازل فرماتا رہے‘‘ (ابن کثیرؒ کا کلام ختم ہوا۔)

اور ان قادیانیوں کے عقائد و نظریات میں جب غور و فکر کروگے تو پوری معرفت اور کامل یقین ہو جائیگا کہ ان کے بعض عقائد، کفر و ارتداد، عداوت اور نفرت کا باعث ہیں اور جو شخص ان کے دعوٰی کو پہچان لینے کے بعد ان کے کفر میں شک اور تردد کرے تو وہ کافر ہے۔ چنانچہ علماء کرام نے فرمایا ہے کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوٰی کرے یا مدعیٔ نبوت کی تصدیق کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ’’ ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین ‘‘ کی تکذیب و انکار کر رہا ہے

قادیانیوں کی تکفیر کی وجوہ: ان قادیانیوں کی تکفیر ایک طریق شئے نہیں بلکہ متعدد طرق سے واضح ہے اس لئے کہ (۱) نبوت کا دعوٰی کرنا کفر کا ارتکاب ہے۔ (۲) جو شخص یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا کوئی باپ تھا اور بغیر باپ محض اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پیدا نہیں ہوئے وہ کافر ہے (۳) کو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا منکر ہو وہ خارج از اسلام ہے۔ (۴) حضرات انبیاء علیہم السّلام کے وہ معجزات جن کا ذکر قرآن کریم یا احادیثِ متواترہ میں ہے ان کا منکر بھی کافر ہے۔

قادیانیوں سے دوستی عظیم جرم ہے: جو شخص مسلمانوں پر کفار کی فضیلت کا قائل ہو وہ خارج از اسلام ہے۔ اسی طرح جو مسلمانوں کی بجائے کافروں کے ساتھ محبت اور دوستی رکھے وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے ’’ومن یتولھم منکم فانہ منھم‘‘ اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا بیشک وہ انہی میں سے ہوگا۔ ان قادیانیوں میں یہ سب امورِ کفر جمع ہیں۔ لہٰذا ان کی تکفیر میں نہ کوئی جھگڑا اور نہ کوئی ادنیٰ شک وشبہ بلکہ وہ قطعاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ دینی، مذہبی کوئی بھی تعلق نہیں ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین پر یہ آیت کریمہ پوری طرح منطبق ہو رہی ہے ’’وقال الشّیطان لمّا قضی الامر انّ اللہ وعدکم وعدالحق ووعدتکم فاخلفتکم و ما کان لی علیکم من سلطان الّا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموني ولوموا انفسکم ما انا بمصرخکم وما انتم بمصرخیّ ‘‘ ترجمہ: اور جب (قیامت میں) تمام مقدمات فیصل ہو چکیں گے تو شیطان جواب میں کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے سچے وعدے کئے تھے اور میں نے بھی کچھ وعدے کئے تھے سو میں نے وہ وعدے تم سے خلاف کئے تھے اور میرا تم پر اور کچھ زور چلتا نہ تھا بجز اس کے کہ میں نے تم کو بلایا تھا سو تم نے (باختیار خود) میری کہنا مان لیا تو تم مجھ پر (ساری) ملامت مت رواور (زیادہ) ملامت اپنے آپ کو کرو نہ میں تمہارا مددگار (ہوسکتا) ہوں اور نہ تم میرے مددگار (ہوسکتے) ہو۔ (جاری ہے)